

دس سوالات کے جوابات

محمد ارشد بھٹی نقشبندی

بعض لوگوں کی فطرت ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کے خلاف بے جا، اندھا دھند قیل و قال اور سوالات و اعتراضات کا دھندا جاری رکھتے ہیں۔ اپنی اسی عادت سے مجبور ہوتے ہوئے انہوں نے مختلف سوالات تیار کر رکھے ہیں اور انہیں موبائل فونز یا انٹرنیٹ کے ذریعے عام کر کے سادہ لوح عوام الناس اور ناواقف نوجوانوں کو ورغلائے کی مکروہ کوشش کرتے ہیں۔ درج ذیل سوالات بھی اسی سلسلہ تھلیل و دام تزویر کی ایک کڑی ہے، جو راقم الحروف کو مولانا حافظ نصر اللہ مدنی نے سیالکوٹ کے ایک جلسہ کے موقع پر دیے اور جوابات لکھنے کا مطالبہ کیا۔ اختصار کے ساتھ وہ سوالات اور ان کے جوابات پیش خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مخالفین کے لیے ہدایت کا وسیلہ بنائے۔ آمین۔

”قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں“ کے عنوان کے تحت کیے گئے چھ سوالوں کے جواب ملاحظہ ہوں:

سوال نمبر ۱: کسی صحابی کا عرس پوری دنیا میں منایا جاتا ہے؟

جواب الزامی سوال: جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم میں کس صحابی نے عرس کو بدعت قرار دیا؟

تحقیقی جواب: عرس، وصال کے دن یا اس کے آگے پیچھے صاحب مزار کو

سالانہ ایصال ثواب اور ان کی تعلیمات و حالات زندگی کے ذکر کا نام ہے۔ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ
 اور بالخصوص خلفائے راشدین سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سالانہ ذکر جمادی الاخریٰ میں، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
 کا ذکر محرم میں، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ذکر ذوالحجہ میں، جب کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ذکر رمضان المبارک میں
 پوری دنیا میں کیا جاتا ہے۔ اب تو وہابی دیوبندی بھی صحابہ کرام کے ایام منارہے ہیں، بلکہ
 ان ایام کو سرکاری سطح پر منانے کا حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں۔

سوال نمبر ۲: ہمارے نبی ﷺ کے زمانے کے بہترین قوال کا نام؟

الزامی سوال: قوال سے مراد اگر اچھی آواز میں نعت شریف پڑھنے والا یعنی نعت خواں
 مراد ہے تو پھر آپ اپنی جہالت کا علاج کروائیں، کیوں کہ آپ صحابہ کرام کے متعلق اتنا بھی نہیں جانتے
 کہ ان میں کئی حضرات نبی اکرم ﷺ کی نعت شریف پڑھا کرتے تھے، کیا ہمارے نبی ﷺ نے
 اسے بدعت قرار دیا؟

تحقیقی جواب: قوال اس گفتار کو کہتے ہیں جو سرگاکر صوفیہ کرام اور حق سے متعلق
 چیزیں سنانے والا ہو، یعنی اچھی سر کے ساتھ حق و صداقت پر مبنی کلام پڑھنے والے کو قوال کہتے ہیں۔
 متعدد احادیث مقدسہ میں رسول پاک ﷺ نے اچھے اشعار سن کر تعریف فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے
 حضرت لبید بن ربیعہ العامری اور امیہ بن ابوالصلت رضی اللہ عنہما کے اشعار بڑی رغبت کے ساتھ
 سماعت فرمائے ہیں، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے حکم پر اشعار پڑھا کرتے تھے،
 حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی اشعار پڑھے ہیں۔

غزوہ خندق میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نعت خوانی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں
 مصروف تھے اور اپنی پیٹھوں پر مٹی منتقل کرتے وقت یہ شعر پڑھتے تھے:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

”بک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ پر، وقف ہے یہ زندگی ان کی

غلامی کے لیے“۔۔۔

یہ سماعت فرما کر شمع رسالت ﷺ کی زبان مبارک پر اپنے پروانوں کے لیے یہ الفاظ
 جاری ہو جاتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرَ الْاٰخِرَةِ فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

”اے اللہ! بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی، پس انصار و مہاجرین میں

ماہ نامہ ”نور الحبيب“ بصیرپور شریف ۴۶ ۴ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَعْدَهُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ

برکت فرما۔۔۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کے جواب میں کہا:

اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

”اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔۔۔“

[بخاری، حدیث ۲۸۳۵، کتاب الجہاد، باب حفر الخندق و حدیث نمبر ۶۴۱۴/

مسلم، حدیث ۱۸۰۴/ مشکوٰۃ، حدیث: ۴۷۹۳، کتاب الآداب، باب البیان و الشعر]

سوال نمبر ۳: عرب میں اس مزار کا نام بتائیں جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جا کر

منتیں مانتے تھے اور چادریں چڑھاتے تھے؟

الزامی سوال: اس صحابی کا نام بتائیں جس نے مزار پر جا کر منت ماننے اور

چادر چڑھانے کو بدعت یا شرک کہا؟

تحقیقی جواب: وہ رسول اللہ ﷺ کا مقدس مزار ہے جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جا کر

منتیں مانتے تھے اور فریاد کرتے تھے۔ زمانہ فاروقی میں لوگ قحط سالی کا شکار ہوئے تو ایک شخص

(بلال بن حارث مزی) قبر نبوی پر حاضر ہو کر عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! اپنی امت کے لیے

بارش کی دعا کیجیے، وہ ہلاک ہو رہی ہے۔

[مصنف ابن شیبہ، جلد ۷، صفحہ ۲۸۴، اس کی سند صحیح ہے، البدایہ و النہایہ، جلد ۱، صفحہ ۱۳۹۳]

رہ گیا قبر پر چادر ڈالنا، تو ملاحظہ فرمائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے سیدنا قاسم بن محمد

بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا ماں جان!

اَكْشَفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فَكَشَفْتُ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ۔۔۔

[ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی تسویۃ القبر، حدیث ۳۲۲۰/ مشکوٰۃ، کتاب الجنائز،

باب دفن المیت، حدیث ۱۷۱۲]

”آپ میرے لیے رسول اللہ ﷺ کی قبر انور اور صاحبین کی قبروں سے کپڑا اٹھائیے،

تو انہوں نے میرے لیے تینوں قبروں سے کپڑا اٹھا دیا۔۔۔“

سوال نمبر ۴: کسی ایک صحابی کا نام بتائیں جو گیارھویں شریف منایا کرتے تھے؟

الزامی سوال: کسی ایک صحابی کا نام بتائیں جو اس پر وگرام کو بدعت قرار دیتے تھے؟

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

تحقیقی جواب: گیارہویں شریف سے مراد اگر گیارہ ربیع الاول یا ذکر ولادت نبوی ہے تو یہ ذکر میلاد قرآن و حدیث اور عمل صحابہ سے ثابت ہے۔ جب دوسرے دنوں اور راتوں میں میلاد النبی کا ذکر درست ہے تو ربیع الاول کے تمام دنوں اور تمام راتوں میں یہ مبارک ذکر جائز ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ذکر میلاد مصطفیٰ ﷺ اور ولادت نبوی ﷺ پر خوشی کرنے کو اہل سنت و جماعت بارہویں شریف کہتے ہیں اور یہ ذکر اور خوشی سال کے کسی بھی مہینے میں ہو، کسی بھی ہفتہ اور ہفتہ کے کسی دن یا رات کے کسی بھی حصے میں ہو۔ جب کہ گیارہویں شریف سے مراد حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب کا نام ہے۔ یہ بالکل جائز ہے۔ گیارہویں اسی کو کہتے ہیں کہ آپ کا وصال ۱۱ ربیع الآخر کو ہوا۔ (سیدنا غوث اعظم رحمہ اللہ تو دور صحابہ کرام سے صدیوں بعد پیدا ہوئے، ان کے وصال کے حوالے سے صحابہ کے گیارہویں شریف منانے کا سوال بے جا ہے) رہ گیا سرکار ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار یا آپ ﷺ کے میلاد پاک کا ذکر، ملاحظہ کیجیے، حضرت امیر معاویہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے جلسہ کیا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ --- تم نے کس لیے جلسہ کیا؟ ---

تو انہوں نے دو ٹوک یہی بتایا:

جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَنُحَمِّدُهُ عَلٰی مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ عَلَيْنَا بِكَ ---

”ہم نے اس لیے جلسہ کیا کہ خدا کا ذکر کریں اور اس کی حمد کریں کہ اس نے ہمیں اسلام کا راستہ دکھایا اور آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا“ ---

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا اسی چیز نے تم کو یہاں پر بٹھایا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اسی چیز نے ہم کو یہاں بٹھایا ہے۔ فرمایا:

أَمَّا إِنِّي لَمْ أَتَّخِذْكُمْ تَهْمَةً لَّكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ ---

”میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی لیکن میرے پاس جبریل امین آئے ہیں اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا ہے“ ---

[نسائی، کتاب ادب الفضائل، باب کیف يستحلف الحاكم، حدیث ۵۳۳۱/۱ احمد، مسند الشامیین،

حدیث ۱۶۲۳۲/ (مسند احمد، جلد ۴، صفحہ ۹۲/ طبرانی کبیر، جلد ۱۹، صفحہ ۳۱۱) / مسلم، حدیث ۲۷۰۱/

ماہ نامہ ”نور الحبيب“ بصیرپور شریف = ۲۸ = صفر المظفر ۱۴۳۳ھ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَعْدَهُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ
مشکوٰۃ، حدیث ۲۲۷۸، کتاب الدعوات، باب ذکر اللہ/ترمذی، کتاب الدعوات، حدیث
۳۳۰۱، ترمذی اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں:

و من علينا---

معلوم ہوا کہ ذکر مصطفیٰ ﷺ اور میلاد مصطفیٰ ﷺ کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتا ہے،
صرف شیطان جلتا ہے۔

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یا رسول اللہ کی کثرت کیجیے
حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

تَذَاكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِيلَادَهُمَا
عِنْدِي---[المعجم الكبير للطبراني، رقم: ۲۸/ مجمع الزوائد، جلد ۹، صفحہ ۶۰]

”میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر دونوں نے اپنے میلاد کا ذکر کیا۔“---

اب آپ سوچ لیجیے کہ آپ ﷺ کے میلاد شریف کی خوشی اور ذکر میلاد یعنی بارہویں شریف
کی مخالفت کر کے نہ صرف صحابہ کرام کے مخالف بنے بیٹھے بلکہ رسول اللہ کے بھی مخالف قرار پاتے ہیں۔

سوال نمبر ۵: اس صحابی کا نام بتائیں جنہوں نے ۱۲ ربیع الاول کو اپنے گھر میں

محفل میلاد منعقد کیا اور آپ ﷺ تشریف لائے؟

الزامی سوال: یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ محفل میلاد بارہ ربیع الاول کو

ضروری نہیں، اگر آپ اپنی بدعتیگی سے توبہ کر کے کسی اور تاریخ کو منعقد کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو
اس کی شرعی طور پر اجازت ہے۔ لیکن یوں لگتا ہے کہ آپ کسی دن بھی یہ پروگرام نہیں کر سکتے،
کیوں کہ آپ کے ملاؤں نے آپ کو گھر کا چھوڑا ہے اور نہ گھاٹ کا، آپ ان سے صرف اتنا پوچھ لیں
کہ کس صحابی نے ۱۲ کو محفل منعقد کرنے کو بدعت کہا ہے؟

تحقیقی جواب: ہم پوری وضاحت کے ساتھ تو یہ بات کہہ چکے ہیں کہ محفل میلاد نہ صرف

بارہ ربیع الاول کو بلکہ پورا سال جب بھی کی جائے، جائز اور درست ہے۔ باقی رہا گھر میں محفل میلاد
اور اس میں رسول اللہ ﷺ کا تشریف لانا، تو سنئے! سیرت کی بعض کتب میں موجود ہے۔ امام شیخ
ابوالخطاب فرماتے ہیں کہ امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

كان يحدث ذات يوم في بيته وقائع ولادته لقوم فيستبشرون ويحمدون

اذ جاء النبي ﷺ وقال: حلت لكم شفاعتي---[التنوير في مولد البشير النذير]

”وہ اپنے مکان میں قوم کے سامنے حالات ولادت باسعادت بیان فرما رہے تھے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

اور صحابہ خوش ہو رہے تھے اور اللہ کی حمد کر رہے تھے تو اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: تمہارے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔۔۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کے ہمراہ عامرانصاری کے یہاں گیا، وہ اپنے بیٹوں کو میلاد النبی ﷺ کے واقعات بتا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ دن ہے میلاد کا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ان الله فتح عليك ابواب الرحمة و الملائكة يستغفرون۔۔۔

[التنوير في مولد البشير النذير، از شيخ ابوالخطاب ابن دحية/ الدرر المعظم،

تصحيح العقائد، از علامہ محمد عبدالحامد بدایونی، صفحہ ۶۰]

اگر کوئی میلاد دشمنی میں اس روایت کے انکار پر ہی کمر باندھ لے، تو وہ کان کھول کر سن لیں کہ چوتھے سوال کے ضمن میں گزر چکا ہے کہ حضور ﷺ صحابہ کرام کی اس محفل میں تشریف لائے تھے جو انہوں نے آپ ﷺ کی آمد کی خوشی کے اظہار میں منعقد کر رکھی تھی۔ مزید ایسی محافل اور اس میں نبی پاک ﷺ کے تشریف لانے کے واقعات ملاحظہ کیجیے، ہماری کتاب ”آؤ میلاد منائیں“ حقیقت واضح ہو جائے گی۔

سوال نمبر ۶: المدد یا رسول اللہ کا نعرہ صحابہ میں کس نے سب سے پہلے لگایا تھا؟

یا ایسے دو صحابہ کا نام لکھیں جو یہ نعرہ لگایا کرتے تھے؟

الزامی سوال: المدد یا رسول اللہ کے نعرہ کو کس صحابی نے بدعت یا شرک کہا، اس کا

نام لکھیں؟

تحقیقی جواب: سوال نمبر ۳ کے جواب میں گزر چکا ہے کہ حضرت بلال بن حارث نے

مشکل وقت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یوں عرض کیا، یا رسول اللہ! اور مزید سنیے! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یمامہ کے موقع پر تمام مسلمانوں (صحابہ کرام اور دیگر اہل لشکر) نے کیا کہا تھا؟

ثم نادى بشعار المسلمين و كان شعارهم يومئذ يا محمدا۔۔۔

[البداية و النهاية، جلد ۱، صفحہ ۱۳۱۹، خلافت ابوبکر الصديق رضی اللہ عنہ،

مقتل مسلمة الكذاب]

”پھر انہوں نے مسلمانوں کے معمول کے مطابق پکار کی اور اس وقت مسلمانوں کی

نشانی یہ نعرہ تھا..... یا محمد یا رسول اللہ! مدد کیجیے۔۔۔

ماہ نامہ ”نور الحبيب“ بصیر پور شریف ۵۰ صفر المظفر ۱۴۳۴ھ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

اسی طرح ہجرت کے موقع پر صحابہ کرام یہ نعرہ لگا رہے تھے:

یا محمد یا رسول اللہ --- [مسلم شریف، کتاب الهجرة]

یہ ان چھ سوالوں کے مختصر جواب تھے، جو ہم سے پوچھے گئے تھے۔

فائدہ: بعض الناس نے ان چھ سوالوں میں چند سوالوں کا اضافہ بھی کیا ہے، ان کے

جوابات بھی حاضر خدمت ہیں، انہوں نے عوام الناس کو گمراہ کرنے کے لیے مزید یہ پوچھا ہے کہ بوجھو تو جانیں:

سوال نمبر ۷: کیا کسی صحابی نے دھمال ڈالا؟

جواب: صحابی رضی اللہ عنہ کا نام تو صرف سوال کا وزن بڑھانے کی خاطر استعمال ہوا ہے ورنہ

سائل خود ثابت کرے کہ قرآن و حدیث کے کس مقام پر صراحت کی گئی ہے کہ وہی کام جائز ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا ہو، تو کیا مخالف اپنے تمام امور بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت کرنے کے لیے تیار ہے۔ جہاں تک دھمال کی بات ہے تو اگر اس سے مراد خوشی کی وجہ سے صرف جھومنا ہے تو شرعی طور پر اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر منکر اس سے ناچنا اور بھنگڑا ڈالنا مراد لے رہا ہے تو اہل سنت و جماعت کا دامن ان خرافات سے پاک ہے۔

سوال نمبر ۸: ۱۲ ربیع الاول کو صحابہ کس رنگ کا جھنڈا لہراتے تھے؟

جواب: جھنڈا لہرانے کے لیے ۱۲ ربیع الاول کی کوئی تخصیص نہیں، اگر کوئی پیچھے بھی لہرانا چاہے

تو شرعی طور پر کوئی ممانعت نہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ تو اپنی شان و عظمت کا جھنڈا قیامت کے دن بھی لہرائیں گے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

وَ اَنَا حَامِلٌ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ---

”اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میں خود اٹھاؤں گا“ ---

[مشکوٰۃ، باب فضائل سید المرسلین، حدیث ۵۷۶۲/ترمذی، حدیث ۳۶۱۶]

اگر بارہ ربیع الاول کا حوالہ ہی درکار ہے تو سنیے، محدث ابن جوزی لکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ

کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے میری آنکھیں روشن کر دیں، حجابات اٹھ گئے، میں نے اس وقت

زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا، میں نے تین جھنڈے نصب کیے ہوئے دیکھے،

ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر“ ---

[بیان المیلاد النبی ﷺ، صفحہ ۱۵/المولد العروس، صفحہ ۷/خصائص کبریٰ/

مواہب لدنیہ/تاریخ الخمیس/نسیم الریاض/البداية و النہایة]

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

روح الامیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا تاعرش اڑا پھریرا صبح شب ولادت جب حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کی یہ شان ہے کہ مکہ میں رہ کر مشرق و مغرب کو دیکھ لیا تو اس آنے والے نور کی نگاہ کا عالم کیا ہوگا، جس نے رب کائنات کو دیکھا۔ اسی بات کو غیر مقلد وہابی حضرات کے امام نواب الصدیق بھوپالی نے ”الشمامة العنبرية“ کے صفحہ ۹ پر نقل کیا ہے اور دیوبندیوں کے مجدد اشرف علی تھانوی نے اس کو معتبر مانا۔ ملاحظہ ہو نشر الطیب، صفحہ ۲۱، ۲۵ وغیرہ۔ معلوم ہوا کہ بارہ ربیع الاول کو جھنڈے کا انتظام قدرتی طور پر ہو چکا ہے اور یہ بھی ذہن نشین رہے کہ ہجرت کے موقع پر شان نبوی ﷺ کی انفرادیت اور امتیازی فضیلت کے اظہار کے لیے حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سامنے جھنڈا لہرایا تھا:

قال بريدة يا رسول الله! لا تدخل المدينة إلا ومعك لواء، قال: فحلَّ عِمَامَتَهُ، ثُمَّ شَدَّهَا فِي رُوحٍ، ثُمَّ مَشَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ --- [تاريخ الخميس، الوفا، صفحہ ۲۴۷/ زر قانی شرح مواہب، جلد ۱، صفحہ ۳۴۹/ مدارج النبوة، جلد ۲، صفحہ ۱۱۱]

”حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ مدینہ منورہ میں جھنڈے کے بغیر داخل نہیں ہوں گے۔ پھر انہوں نے اپنا عمامہ کھولا، اسے اپنے نیزے سے باندھا، پھر (لہراتے ہوئے) آپ ﷺ کے آگے آگے چلنے لگے، حتیٰ کہ وہ تمام (بشکل جلوس) مدینہ شریف میں داخل ہوئے۔“ ---

معلوم ہوا کہ جلوس نبوی ﷺ کے موقع پر جھنڈا لہرانے کا آغاز مدینہ طیبہ سے ہوا تھا اور یہ بھی واضح رہے کہ جنگوں میں آپ ﷺ کے جھنڈوں کے رنگ مختلف رہے ہیں، مثلاً سیاہ رنگ اور سفید رنگ۔ [مدارج النبوة، جلد ۲، صفحہ ۹۷۵]

دیگر موقع کے لیے کوئی خاص رنگ مقرر نہیں کیا گیا۔ آج ہم سبز رنگ کا جھنڈا لہراتے ہیں، کیوں کہ گنبد خضراء کے رنگ کی بھی یاد تازہ کرتا ہے، ویسے بھی اللہ تعالیٰ کو، رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ بہت ہی پسند ہے، اسی لیے جنتیوں کا لباس سبز رنگ کا ہوگا۔ [سورۃ الکہف: ۳۱] اور نبی کریم ﷺ نے سبز رنگ کی چادر استعمال فرمائی ہے۔ [ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۰۹/ ابوداؤد، جلد ۲، صفحہ ۲۰۶/ مشکوٰۃ، صفحہ ۳۷۶]

سوال نمبر ۹: کس صحابی نے اللہ کے نبی ﷺ کا مزار تعمیر کیا تھا؟

جواب: مزار کے معنی ہے: ① زیارت کی جگہ، ② قبر۔ اب دیکھیے معترض کتنا جاہل اور

بے عقل ہے کہ اسے اتنی بھی خبر نہیں کہ حضور ﷺ کی قبر انور حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں

ماہ نامہ ”نور الحبيب“ بصیرپور شریف ۵۲ * صفر المظفر ۱۴۳۳ھ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ
تمام صحابہ کرام کی تائید کے ساتھ حضرت سیدنا ابوطحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے تیار کی تھی۔

[مدارج النبوة، جلد ۲، صفحہ ۴۴۲ / البدایة و النہایة، جلد ۱، صفحہ ۱۰۶۵]
اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آپ ﷺ کے بچھونے کی جگہ پر بنائی گئی۔ [مشکوٰۃ، ۵۴۷]
حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ (صحابہ کرام کی موجودگی میں) روضہ رسول ﷺ کی تعمیر کا کام کیا تو دوران تعمیر ایک قبر سے پاؤں ظاہر ہو گیا، جس کی وجہ سے لوگوں کے ہوش اڑ گئے کہ شاید یہ قدم رسول اللہ ﷺ کا ہو لیکن حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اللہ کی قسم! یہ آپ ﷺ کا قدم مبارک نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہے، تب لوگوں کے ہوش ٹھکانے آئے۔
[صحیح بخاری، جلد ۱، صفحہ ۱۸۶]

سوال نمبر ۱۰: کیا نبی ﷺ یا کسی صحابی نے کسی کی شہادت پر ماتم کیا یا کرنے کا حکم دیا؟

جواب: ماتم سے مراد اگر بال نوچنا، چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا، چیخنا چلانا وغیرہ مراد ہے تو یہ نبی کریم ﷺ نے کیا اور نہ ہی کسی صحابی نے ارادۂ ایسا کیا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے [بخاری و مسلم، مشکوٰۃ، ۱۵۰] اور اگر ماتم سے مراد سوگ اور غم کا اظہار کرنا ہے تو وہ صرف تین دن تک ہوتا ہے، سوائے بیوہ کے کہ وہ چار ماہ دس دن تک سوگ کرتی ہے۔

[صحیح مسلم، جلد ۱، صفحہ ۴۸۸]

الحمد للہ! اہل سنت و جماعت اسی کے قائل ہیں، ہم اس سے زیادہ سوگ اور غم کے ہرگز حامی نہیں ہیں لیکن مخالفین کا قارورہ ماتم سے ضرور ملتا ہے کہ وہ بارہ ربیع الاول کو خوشی کرنے سے روکتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اس دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی، جس سے واضح ہے کہ وہ چودہ صدیوں سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود غم کی دعوت دے کر خود کو ایمان والوں سے نکال کر باہر کرنا چاہتے ہیں۔

پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا

تم بھی ثابت کرو

اب آئیے ہم بھی چند سوالات سپرد قلم کریں تاکہ دوسروں سے ہر بات پر قرآن و سنت کا مطالبہ کرنے والے اپنی اوقات بھی دیکھ لیں اور زمانہ ان کے متعلق جان سکے کہ یہ کتنے پانی میں ہیں، اگر مخالفین میں دم ختم ہے تو وہ اپنے اصولوں کے مطابق جواب دیں:

① قرآن و حدیث کی ایک ایک عبارت لکھیں جس سے دو ٹوک ثابت ہو کہ رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہاں اور کتنی بار سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا؟

② رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کتنے شہروں کے فتح کا دن مناتے ہوئے جشن آزادی منایا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَهُ

یا اس کی مبارک باد دی، جس طرح جشن آزادی پاکستان منایا جاتا ہے؟

- ③ اس صحابی کا نام بتائیں جنہوں نے مدرسہ یا مسجد کے لیے کھالیں جمع کی ہوں؟
- ④ کتنے صحابہ کرام تھے جو یا اللہ مدد کا نعرہ لگایا کرتے اور یا رسول اللہ مدد کو شرک کہتے؟
- ⑤ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تبلیغ کے لیے کون سی کتابیں لکھیں؟ کتنے ماہانہ مجلے نکالے؟ کس قدر کتابچے شائع کیے اور کتنی تعداد میں اشتہارات اور اسٹیکرز چھاپے تھے؟
- ⑥ رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانے میں بخاری شریف کے شروع کرنے یا ختم کرنے کی تقریبات کتنی بار منعقد ہوئی تھی؟

⑦ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام بتائیں جنہوں نے یہ تنظیمیں بنائی ہیں:

لشکر طیبہ، جماعة الدعوة، اہل حدیث یوتھ فورس، جمعیت اہل حدیث، جماعت اہل حدیث یا مرکزی تنظیم اہل السنۃ والجماعۃ، جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ، حرکۃ المجاہدین، جماعت اسلامی اور جیش محمد وغیرہ۔

⑧ کون سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے مختلف مواقع پر دھرنے دیے ہوں، بھوک ہڑتالیں کیں، دفاع پاکستان، گستاخان رسول کے خلاف جلسے و جلوس نکالے؟

⑨ رسول اللہ ﷺ نے کون سے شہیدوں کا دن اور یاد مناتے ہوئے شہداء اسلام کا نفرنس، شہدائے اہل حدیث کا نفرنس کے پروگرام ترتیب دیے تھے؟

⑩ تعلیم و تربیت کے لیے دارالعلوم دیوبند، خیر المدارس، جامعہ محمدیہ، جامعہ اثریہ، جامعہ اسلامیہ اور جامعہ عربیہ وغیرہ میں سے کس نام پر کتنے مدرسے بنائے گئے تھے، جن میں موجودہ انداز میں کلاسز کا اجراء، امتحانات کا سلسلہ اور تقسیم اسناد و انعامات کے جلسے کیے جاتے تھے؟

⑪ موجودہ جنگی ساز و سامان کے ساتھ کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جہاد میں حصہ لیا تھا؟

⑫ دور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قرآن کون سے پریس سے چھپتا تھا اور کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے موجودہ قرآن کی تلاوت کی ہے؟

یہ بارہ سوالات ہیں، جو ان دس سوالوں کے جواب میں لکھے گئے ہیں:

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ ---

اب تو زخمی سانپ کی طرح بھڑکنا چاہیے، اگر یہ ہمت نہیں تو ڈوب مرنا چاہیے۔

